فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: آیت: ﴿يٰعِيسٰى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ......﴾ کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: اس آیت میں تَوَفّی کا معنی موت کیا جاتا ہے، حالانکہ اس کا معنی ''موت'' نہیں، بلکہ ''اٹھایا جانا'' ہوتا ہے، البتہ یہ لفظ مجازا موت کیلئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔

اور یہ ایک قاعدہ ہے کہ جس کلام میں دو معانی موجود ہوں، اس کو حقیقی معنی سے پھیرنے کے لئے دلیل یا کسی صریح قرینہ کی ضرورت ہوتی ہے، تو اس آیت کا معنی ''وفات پا چکنا'' کرنے کا کوئی قرینہ موجود نہیں، البتہ قرآن وحدیث، اجماع امت اور علمائے دین کی تصریحات سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھایا گیا ہے، قرب قیامت آپ کا آسمان سے نزول ہوگا۔

سوال: کیا مسجد کا متولی یہ کہہ سکتا ہے کہ میری اجازت کے بغیر کوئی مسجد میں وعظ نہ کرے؟

جواب: مساجد کے متولیان عموما عامی لوگ ہوتے ہیں، علماء نہیں ہوتے۔ کسی کے وعظ یا درس کو جانچنے یا روکنے کا اختیار عوام کو نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ مسجد میں موجود عالم دین یہ بات کہہ سکتا ہے کہ جو شخص وعظ کرنا چاہتا ہے، اس کو تب ہی اجازت دی جائے گی، جب اس کے عقائد ونظریات یا علمی حیثیت سے واقفیت حاصل نہ کی جائے۔ اسی میں عوام کا فائدہ ہے۔

سوال: اعلانیہ صدقہ کرنا جائز ہے؟

جواب: ریا کاری کے لیے نہ ہو، تو جائز ہے، بلکہ بعض اوقات مستحسن ہوتا ہے، کہ

اس میں دوسروں کے لیے ترغیب ہوتی ہے۔

سوال: حدیث: ''صدقہ رب کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ روایت ترمذی (٦٦٤) میں آتی ہے۔اس کی تمام سندیں ضعیف ہیں۔

سوال: کیا یہود نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا؟

جواب: قرآن کریم کی رو سے یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا، مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیا۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿بِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا، وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا، بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا، وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾.

(النّساء: 156-159)

''یہ سزا ان کے کفر کے باعث اور مریم (علیہا السلام) پر بہت بڑے بہتان باندھنے کے باعث اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسی ابن مریم کو قتل کر دیا ہے، حالانکہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو قتل نہیں کیا، نہ ہی وہ آپ کو سولی دے سکے ہیں، بلکہ ان کو شبہ ڈال دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے اس پھانسی کے

واقعہ میں اختلاف کیا ہے، وہ لوگ شک میں مبتلا ہیں، ان کو کوئی علم نہیں، سوائے ظن کی پیروی کے، انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے، یقیناً یہود و نصاریٰ عیسیٰ کی وفات سے پہلے آپ پر ایمان لے آئیں گے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔''

سوال: کیا آیت: ﴿وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنَىٰ﴾ کا معنی یہ کرنا کہ ''آپ کو کثیر امت والا پایا کہ شفاعت کا وعدہ فرما کر آپ کو بے پرواہ کردیا۔'' درست ہے؟

جواب: یہ معنوی تحریف ہے۔ ائمہ اہل سنت کی یہ تفسیر نہیں۔

سوال: تاویل کیا ہے؟

جواب: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''تاویل سے تین مفہوم مراد لیے گئے ہیں؛ ① **متاخرین کی اصطلاح میں تاویل**: اکثر متاخرین کی اصطلاح میں تاویل سے مراد ہے: لفظ کو کسی دلیل کی بنا پر راجح معنی سے مرجوح معنی کی طرف پھیرنا۔ ان متاخرین کی اصطلاح کے مطابق کسی لفظ کا وہ معنی، جو اس کی ظاہری مراد سے مطابقت رکھتا ہو، تاویل نہیں کہلائے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''تاویل'' کے لفظ سے یہی مراد لیا ہے، نیز تمام نصوص کی ظاہری مدلول کے برعکس تاویلات ہیں، جنہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے یا تاویل کرنے والے جانتے ہیں۔ متاخرین میں سے بہت سے اہل علم یہ بھی کہتے ہیں کہ نصوص کو ان کے ظاہری معانی پر رکھا جائے گا، ان کا ظاہری معنی ہی مراد ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ لوگ یہ بھی کہتے

ہیں کہ ان نصوص کی ان مفاہیم کے علاوہ بھی تاویل ہے، جسے صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ائمہ اربعہ وغیرہ کو ماننے والوں میں کئی نام نہاد اہل سنت اس متناقض مؤقف کا شکار ہو گئے ہیں۔ ② **جمہور مفسرین کے ہاں تاویل**: تاویل سے مراد کلام کی تفسیر ہے، چاہے ظاہری معنی کے موافق ہو یا نہ ہو۔ جمہور مفسرین وغیرہ کی اصطلاح میں اسے ہی تاویل کہتے ہیں۔ اس تاویل کو علم میں پختہ لوگ جانتے ہیں۔ یہ معنی ان سلف کے موافق ہے، جو اس فرمان باری تعالیٰ پر وقف کرنے کے قائل ہیں: ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ ''اس کی تاویل کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ لوگ جانتے ہیں، جو علم میں راسخ ہیں۔'' ③ **قرآن وسنت میں وارد تاویل**: تاویل سے مراد وہ حقیقت ہے، جس کی طرف کلام کو لوٹایا جاتا ہے، اگرچہ آپ اس کے ظاہری معنی سے واقف ہوں۔ پس جنت کے کھانے، پینے، لباس، نکاح اور وقوع قیامت وغیرہ کے متعلق جو خبر دی گئی ہے، ان کی تاویل سے مراد ان میں پائے جانے والے حقائق ہیں، نہ کہ وہ معانی مراد ہیں، جنہیں ذہنوں میں تصور کیا جاتا ہے اور زبان سے ادا کیا جاتا ہے۔ لغت قرآن میں بھی تاویل سے یہی مراد ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے متعلق ذکر کیا: ﴿يَا أَبَتِ هٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا﴾(یوسف: ۱۰۰) ''ابا جان! یہی میرے خواب کی تاویل ہے، جسے میں نے (برسوں) پہلے دیکھا تھا، اسے میرے رب نے سچ کر دیا ہے۔'' اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ

مِن قَبْلُ قَدْ جَاءَ تْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ﴾(الأعراف : ٥٣)''یہ لوگ اس کے اَخیر نتیجے کے منتظر ہیں، جس دن اس کا اخیر نتیجہ آئے گا، اس دن وہ لوگ، جو اسے پہلے سے بھولے ہوئے تھے، کہیں گے کہ یقیناً ہمارے رب کے پیغمبر حق لے کر آئے تھے۔''نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:﴿فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾(النّساء : ٥٩)''اگر کسی مسئلہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے، تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہو، یہ بہت بہتر ہے اور انجام کار کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔''اس تاویل کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔''

(الفتوی الحِمویّۃ الکُبریٰ :1/287-290)

فائدہ:

۞ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''تاویل کرنے والا ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا، اگر چہ وہ تاویل میں خطا کر جائے۔''(مَعالم السّنن : 4/295)

سوال: کیا جمعہ کے ہر عربی خطبہ میں خلفائے راشدین کا ذکر عہد صحابہ سے ہے؟

جواب: ثابت نہیں۔ اس حوالے سے سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذکر کیا جاتا ہے، مگر اس کی سند معلوم نہ ہو سکی۔

سوال: خطبہ میں مسلمان حاکم وقت کے لیے دعا کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا سیدزادے کو تادیباً مارا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، مارا جا سکتا ہے۔

سوال: ماہِ شعبان میں نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: بلا کراہت جائز ہے۔

سوال: کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے والا واقعہ جو ذکر کیا جاتا ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: طبقات ابن سعد (۳/۲۰۲) اور سنن دارقطنی (۱/۱۲۳) وغیرہ میں جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ ہے کہ وہ تلوار لے کر نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے کے ارادہ سے نکلے، کسی نے کہا کہ اپنی بہن کے گھر کی خبر لو، وہاں پہنچے، تو دیکھا بہن اور بہنائی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں ...... کی سند ضعیف و منکر ہے۔ قاسم بن عثمان بصری کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''لیس بالقوی'' کہا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال: ۳/۳۷۵) نے اس قصہ کو سخت ''منکر'' قرار دیا ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب نبی کریم ﷺ کی دعا تھی۔

(سنن التّرمذي: 3681، وسندهٗ حسنٌ، والحديث صحيحٌ)

سوال: کل صحابہ کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: متعین عدد معلوم نہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا چالیس ہزار کا قول محتاج دلیل ہے۔

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کا کوئی نظیر ہے؟

(جواب): نبی کریم ﷺ کا نہ کوئی نظیر ہے، نہ مثیل۔ آپ افضل خلق اللہ ہیں۔

(سوال): مشکل کے وقت ''یا زروق'' کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

(جواب): فوق الاسباب مدد کے لیے پکارنا عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے نام کی دہائی دینا اللہ کے ساتھ شرک ہے۔ جب کسی صحابی سے نبی کریم ﷺ کو پکارنا ثابت نہیں، تو اور کون ہوسکتا ہے، جس کی پکار جائز ہو؟

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾(المؤمن : ٦٥)

''خالص اللہ تعالیٰ کو پکارو۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا﴾(الجنّ : ١٨)

''اللہ کے سوا کسی کو (مافوق الاسباب مدد کے لیے) مت پکارو۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهٖ أَحَدًا﴾(الجنّ : ٢٠)

''کہہ دیجئے، میں اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ﴾(الأحقاف : ٥)

''اس سے بڑا گمراہ کون ہوسکتا ہے، یہ اللہ کے سوا اسے پکارتے ہیں جو قیامت

تک ان کو جواب نہیں دے سکتے، وہ تو ان کی دعا و پکار سے غافل ہیں۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾(القصص: ٨٨)

''اللہ کے سوا کسی اور کو مت پکارو، اس کے سوا کوئی الہ نہیں۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَ كُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾

(فاطر: ١٤)

''اگر تم ان کو پکارو، تو وہ تمہاری پکار تک نہیں سن سکتے اور اگر سن لیں تو اس کا جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور آپ کو (اللہ) خبیر کی طرح کوئی خبر نہیں دے گا۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾(الرَّعد: ١٤)

''جو لوگ غیر اللہ سے دعائیں کرتے ہیں، وہ غیر ان پکارنے والوں کی کوئی دعا قبول نہیں کرتے، مگر اس شخص کی طرح جس نے پانی کی طرف ہتھیلیاں پھیلائیں، تا کہ پانی اس کے منہ تک آسکے، حالاں کہ وہ پانی اس کے منہ تک نہیں پہنچتا، (غیر اللہ سے) کافروں کی دعا سراسر بے سود ہے۔''

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ﴾

(النّحل : ٢٠)

''جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔''

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾(الأعراف : ١٩٤)

''جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں، ان کو پکارو، اگر تم سچے ہو تو وہ تمہیں جواب دے کر دکھائیں۔''

سوال: حدیث: ''اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے، تو ان کے لیے میرے اتباع کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ روایت مسند احمد (١٤٦٣١) وغیرہ میں آتی ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ مجالد بن سعید جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

سوال: کیا ''شیخ'' کے پاس بیٹھ کر اللہ کا ذکر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: ''شیخ'' صوفیا کی خاص اصطلاح ہے۔ ان کے نزدیک ''شیخ'' کے پاس بیٹھ کر اللہ کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہیے، کہ اس کے پاس بیٹھنے سے اس میں فیض منتقل ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ ''شیخ'' کے حق میں غلو ہے۔

سوال: مصیبت زدہ پر نظر پڑے، تو کیا دعا پڑھنی چاہیے؟

(جواب): مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلٰى هٰذَا بِهٖ وَفَضَّلَنِي عَلَيْهِ وَعَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا .

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے، جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جس میں یہ مبتلا ہے، نیز اس سمیت بہت سوں پر مجھے فضیلت بخشی۔''

(الدّعاء للطّبراني : 798، وسندهٗ حسنٌ)

(سوال): کیا مصیبت زدہ والی دعا ہر مصیبت کو شامل ہے؟

(جواب): مصیبت جیسی بھی ہو، جسمانی، مالی، آسمانی یا ارضی، گویا ہر طرح کی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہی دعا پڑھی جائے۔

(سوال): امت محمدیہ کے ''وسط امت'' ہونے سے افضل ہونا لازم آتا ہے؟

(جواب): جی ہاں، وسط کے معنی میں افضل ہونا بھی شامل ہے۔ ایک وقت تک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو سابقہ تمام امتوں پر فضیلت بخشی تھی۔ اب تا قیامت سب سے افضل امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔

(سوال): مرغی پانی میں چونچ ڈال دے، پانی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): پاک ہے۔ حلال جانوروں کے منہ ڈالنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

(سوال): نماز میں قرأت کرتے وقت تین بار متشابہ لگا، تینوں بار دوبارہ پڑھا، مگر صحیح نہ پڑھ سکا، کیا سجدہ سہو لازم ہوگا؟

(جواب): سجدہ سہو لازم نہ ہوگا۔ نماز درست ہے۔

(سوال): ناپاک پانی اُبالنے سے پاک ہوتا ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: حدیث: ''عالم کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔'' کا کیا حکم ہے؟

جواب: بے اصل اور بے سند ہے۔

سوال: مرگی کیا ہے؟

جواب: یہ ایک بیماری ہے، جس کا دورہ پڑتا ہے اور انسان بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بیماری کی نوعیت سے مریض میں مختلف حرکات ظاہر ہوتی ہیں۔

اس بیماری پر صبر کرنے والے کو نبی کریم ﷺ نے جنت کی خوشخبری سنائی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک سیاہ فام عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض گزار ہوئی: مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور برہنہ ہو جاتی ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرنا چاہتی ہیں، تو جنت کی گارنٹی دیتا ہوں اور اگر چاہتی ہیں، تو اللہ سے آپ کی عافیت کا سوال کر دیتا ہوں۔ کہنی لگی: صبر کر لیتی ہوں، لیکن میرا پردہ کھل جاتا ہے، بس اللہ سے دعا کیجئے کہ میرے تن کی حفاظت کرے۔ آپ ﷺ نے دعا فرما دی۔''

(صحيح البخاري : 5652، صحيح مسلم : 2576)

سوال: کیا جانوروں کو کھلانے پلانے سے اجر ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں، ہر جاندار کا خیال کرنے اور اس کو آرام بہم پہنچانے میں اجر ہے۔

(صحيح البخاري : 6009، صحيح مسلم : 2244)

سوال: ایام بیض کسے کہتے ہیں؟

(جواب): ہر چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو ایام بیض کہتے ہیں۔

(سوال): ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ ''بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسو برس گناہ کیے، مگر مرنے کے بعد اس کی مغفرت اس لیے کر دی گئی کہ اس نے ایک بار تورات میں نبی کریم ﷺ کا نام دیکھ کر چوما تھا۔'' اس کی کیا حقیقت ہے؟

(جواب): ثابت نہیں۔

(سوال): نوح علیہ السلام کو اول الرسل کہا گیا ہے، اس کا کیا معنی ہے؟

(جواب): کافروں کی طرف جسے سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا گیا، وہ نوح علیہ السلام ہیں۔ آپ نے ساڑھے نوسو برس تبلیغ کی، مگر چند لوگ مسلمان ہوئے۔

(سوال): کلب، کلیب یا کلاب نام رکھنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ جو نام کسی شخصیت سے مشہور ہو جائے، تو اس نام سے معنی سلب ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی کا نام ''عمر'' رکھا جائے، تو اس کا معنی یہی کیا جائے گا کہ ''مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نام'' اسی طرح دیگر نام ہیں۔

(سوال): نیلام سے کوئی چیز خریدنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): اہل سنت کے مختلف مسالک کا کسی مشترکہ مسئلہ پر اکٹھ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): اسی میں مسلمانوں کا مفاد اور اسلام کا منشا ہے۔ مشترکات میں اجتماع ضروری ہے۔ مثلاً عقیدہ ختم نبوت، دفاع صحابہ وغیرہ۔

(سوال): وحی کا کیا معنی ہے؟

(جواب): شرعی اصطلاح میں وحی سے مراد ہے؛ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی کو کسی حکم سے

باخبر کرنا۔انبیائے کرام پر نازل ہونے والی وحی کی مختلف صورتیں ہیں۔

اس کے علاوہ وحی کا لفظ کئی معانی کے لیے مستعمل ہے؛① امر (المائدہ:۱۱۱)، ② الہام (القصص:۷)، ③ تسخیر (النحل:۶۸)، ④ اشارہ (مریم:۱۱)

سوال: کیا مدینہ حرم ہے؟

جواب: جی ہاں، مدینہ حرم ہے۔(بخاری:۱۸۶۷، مسلم:۱۳۶۶)

سوال: کیا فاسق سے مصافحہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: کیا جا سکتا ہے۔

سوال: قبر کو اونچا کرنا کیسا ہے؟

جواب: خلاف سنت ہے۔قبر کو ایک بالشت تک اونچا کرنا چاہیے۔

سوال: اسکول میں سے جو تمغہ ملتا ہے، اس پر تصاویر بنی ہوتی ہیں، اسے پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: گناہ ہے، البتہ نماز ہو جائے گی۔

سوال: کشتی پر نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز کا وقت جا رہا ہے، تو کشتی پر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔صحابہ کرام سے کشتی میں نماز پڑھنا ثابت ہے۔(سنن دارقطنی:۱/۳۹۴، مستدرک حاکم:۱/۴۰۹، سنن کبریٰ بیہقی:۳/۱۵۵، وسندہ حسن)

سوال: کرامات اولیاء کا کیا حکم ہے؟

جواب: کرامات اولیاء حق ہیں۔قرآن وحدیث اور آثار سے ان کا ثبوت ہے۔ مگر ان پر اولیا کا اختیار نہیں ہوتا اور انہیں عمومی دلیل بھی نہیں بنایا جا سکتا ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ .

''یقیناً اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔''

(صحيح البخاري : 2703، صحيح مسلم : 1675)

مگر اہل شرک وکفر جن کو اولیاء بنا کر پیش کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں خارق عادت اُمور ظاہر ہو جاتے ہیں، یہ استدراج ہے، کرامت نہیں۔ جیسا کہ دجال کے ہاتھوں خارق عادت کام ظاہر ہو جائیں گے۔

سوال: کیا شق قمر کا واقعہ متواتر ہے؟

جواب: شق قمر کے بارے میں احادیث متواتر ہیں۔

❁ علامہ ابو المعالی ابن الزملکانی رحمہ اللہ (۷۲۷ھ) فرماتے ہیں:

''شق قمر کی احادیث متواتر اور صحیح ہیں۔''

(البِداية والنّهاية لابن كثير : 365/9)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''چاند کو دو ٹکڑے ہوتا لوگوں نے آنکھوں سے دیکھا، اس کا مشاہدہ کیا۔ اس بارے متواتر روایات موجود ہیں۔''

(الجواب الصّحيح لمن بدل دين المسيح : 414/1)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''شق قمر متواتر احادیث سے بسند صحیح ثابت ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 472/7)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے بھی متواتر قرار دیا ہے۔

(التّوضیح لشرح صحیح البخاري : 221/20)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''منبر کے رونے اور چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی احادیث متواتر منقول ہوئی ہیں اور یہ ائمہ حدیث کے نزدیک قطعی ہیں، البتہ جن کا علم حدیث سے مس نہیں، ان کی بات نہیں ہو رہی۔''

(فتح الباري : 592/6)

❁ علامہ سفارینی رحمہ اللہ (۱۱۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''شق قمر قرآنی نص اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح صریح سنت سے ثابت ہے، اس بارے میں احادیث تواتر کی حد تک پہنچتی ہیں اور اہل حق کا اس پر اجماع ہے۔''

(لوامع الأنوار البهية : 293/2)

سوال: حدیث: ''جب فتنے یا بدعات عام ہو جائیں، تو عالم کو چاہیے کہ اپنا علم ظاہر کرے، اگر وہ ایسا نہ کرے، تو اس پر اللہ، فرشتوں اور سارے انسانوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس سے نفل یا فرض قبول نہ کرے گا۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ روایت معجم الشیوخ للسبکی (۵۴۱/۱) میں آتی ہے۔ یہ ضعیف و منکر ہے۔

① خالد بن معدان نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا

② ولید بن مسلم تدلیس تسویہ کا مرتکب ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ محمد بن عبد المجید مفلوج ضعیف ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔

(میزان الاعتدال : 630/3)

سوال: کیا زمزم بھی تین سانسوں میں پینا چاہیے؟

جواب: جی ہاں، زمزم بھی تین سانسوں میں پینا چاہیے۔

سوال: کیا زمزم قبلہ کی طرف منہ کر کے پینا مسنون ہے؟

جواب: جی ہاں، زمزم قبلہ رو ہو کر پینا مستحب ہے۔

❁ عبداللہ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ عرض کیا: زمزم پی کر، فرمایا: ویسے پیا، جیسے پینا چاہیے؟ عرض کیا: کیسے پینا چاہیے؟ فرمایا: زمزم پیتے وقت قبلہ رو ہو جائیں، پھر بسم اللہ پڑھیں، تین سانس لیں، پیٹ بھر کر پی لیں تو الحمد للہ کہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے مابین ایک نشانی یہ بھی ہے کہ منافقین پیٹ بھر کر زمزم نہیں پیتے۔''

(السّنن الكبرى للبيهقي : 9656، 9657، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: ایک شخص نے دو مرتبہ رجعی طلاقیں دے دیں، پھر وہ مرتد ہو گیا، پھر اسلام لایا اور اسی لڑکی سے شادی کر لی، تو اسے کتنی طلاقوں کا حق ہے؟

جواب: صرف ایک طلاق کا حق حاصل ہے۔

سوال: کتنے فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: جن فرشتوں کے نام کتاب وسنت میں آئے ہیں اور ان کی جتنی تفصیل مذکور ہے، ان سب پر تفصیلاً ایمان لانا ضروری ہے۔ نیز جن کے نام یا تفصیل ذکر نہیں، ان پر اجمالاً ایمان لانا ضروری ہے۔

سوال: اگر عورت کے منہ سے کلمہ کفر نکل جائے، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): فوراً توبہ کرے، ورنہ نکاح ختم ہو جائے گا۔

(سوال): کسی مسلمان کو کافر کہہ دیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): گناہ گار ہے۔ یہ کفریہ عمل ہے، البتہ اس سے ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا۔ اسے کفر دون کفر کہتے ہیں۔

(سوال): اپنے مکان میں وضو کے لیے مسجد سے گرم پانی لے کر جانا کیسا ہے؟

(جواب): مناسب نہیں۔

(سوال): بغلوں سے بدبودار پسینہ بہے، کیا وضو ضروری ہے؟

(جواب): پسینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(سوال): کیا کرامات کسبی ہوتی ہیں؟

(جواب): کرامات وہبی ہوتی ہیں۔ البتہ ان کے لیے نیک اعمال کا ہونا شرط ہے۔ مگر نیک اعمال سے کرامات ہونا ضروری نہیں۔ گویا ہر کرامت والا نیک وصالح ہوتا ہے، مگر ہر نیک وصالح کرامت والا نہیں ہوتا۔

(سوال): حدیث: ''عرب سے محبت ایمان ہے اور ان سے بغض نفاق ہے۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): یہ روایت مستدرک حاکم (۶۹۹۸) میں آتی ہے۔ سند سخت ضعیف ہے۔

① ہیثم بن جماز متروک ہے۔

② معقل بن مالک باہلی غیر معتبر ہے۔

(سوال): قبر میں سوال وجواب کس زبان میں ہوتے ہیں؟

(جواب): اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

(سوال): حدیث: ''عرب سے تین وجہ سے محبت کریں، کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی زبان میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): یہ روایت مستدرک حاکم (۷۰۰۰) وغیرہ میں آتی ہے۔ جھوٹی روایت ہے۔ یحییٰ بن برید اشعری متروک ہے۔

اس کی متابعت محمد بن فضل خراسانی نے کی ہے۔ یہ خود غیر معتبر ہے۔

۞ امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ كَذِبٌ .

''یہ جھوٹی روایت ہے۔''

(علل الحديث لابن أبي حاتم :2641)

۞ حافظ عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرٌ لَا أَصْلَ لَهٗ .

''یہ منکر اور بے اصل روایت ہے۔''

(الضعفاء الكبير : 348/3)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال : ۱۰۳/۳) نے ''موضوع'' (من گھڑت) کہا ہے۔

(سوال): کیا زمین اور آسمان کے درمیان خلا ہے؟

(جواب): اگر خلا کا معنی فضا لیا جائے، تو درست، ورنہ زمین و آسمان میں بھی کئی نظر آنے والی اور نہ نظر آنے والی مخلوقات ہیں۔

(سوال): کھانا کھاتے وقت بولنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): نوکر نماز نہ پڑھے، تو کیا مالک پر مؤاخذہ ہے؟

(جواب): اگر مالک کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتا، تو مؤاخذہ ہے۔

(سوال): مسجد میں کرسی پر بیٹھ کر وعظ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ (مسلم: ٨٧٦)

(سوال): کیا اولیاء سے مردوں کو زندہ کرنا ثابت ہے؟

(جواب): بے ثبوت ہے۔ محض حکایات ہیں۔

(سوال): بددعا میں کہنا کہ ''تجھ سے اللہ نمٹے'' کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ (مسلم: ٣٠٠٥)

(سوال): کسی کو زانی کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

(جواب): ہرگز جائز نہیں۔ اگر اس کے زانی ہونے پر چار گواہ نہ لا سکے، تو اس پر حد قذف میں اَسی کوڑے لگائے جائیں گے۔

(سوال): مرد کو حرامزادہ کہنے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): گناہ ہے۔ مؤمن فحش گو نہیں ہوتا۔ البتہ اس پر کوئی حد نہیں۔

(سوال): کیا علماء ''اولوا الامر'' میں داخل ہیں؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): قیامت اور حشر میں کیا فرق ہے؟

(جواب): قیامت وہ دن ہے، جب تمام مخلوقات کو موت دے دی جائے گی اور حشر وہ دن ہے، جب تمام مخلوقات کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

سوال: برزخ کیا ہے؟

جواب: وفات سے لے کر بعث تک کے درمیانی عرصہ کو برزخ کہتے ہیں۔ یہ آخرت کا حصہ ہے۔ اس کے معاملات کا وحی کے بغیر عقل سے ادراک کرنا محال ہے۔ یہ آخرت کی منزل ہے۔ حیات برزخیہ ہر ایک کو حاصل ہوتی ہے، اس میں کسی کی تخصیص نہیں۔ برزخی زندگی کو دنیاوی زندگی پر قیاس کرنا درست نہیں۔ حیات برزخیہ پر موت کا لفظ محض دنیاوی اعتبار سے بولا جاتا ہے، ورنہ یہ بھی ایک الگ زندگی ہے۔

سوال: روح اور جسم کے تعلق سے جہان کتنے ہیں؟

جواب: علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

”حاصل کلام یہ ہے کہ جہان تین ہیں، دنیا، جہانِ برزخ اور جہانِ قرار، اللہ تعالیٰ نے ہر جہان کے احکام بنائے ہیں، جو ان کے ساتھ خاص ہیں، انسان بدن و روح کا مرکب ہے، تو احکام دنیا، بدن و روح پر لاگو ہوں گے، احکام برزخ بھی بدن و روح پر لاگو ہیں، جب حشر کا دن ہوگا، تو عذاب و ثواب بدن اور روح دونوں پر ہوگا، آپ جان چکے ہیں کہ قبر کا باغیچہ جنت ہونا یا پاتال جہنم ہونا عقل کے عین موافق ہے، حق ہے، جس میں شک کی گنجائش نہیں، اسی سے مومن و غیر مومن کی تمییز ہوتی ہے، لازما جان لیجئے! کہ قبر کی جزاء وسزاء دنیا کی جزاء وسزاء سے الگ ہیں، ممکن ہے کہ اللہ قبر کی مٹی اور پتھروں ہی کو مرنے والے کے لئے اتنا گرم کر دے کہ وہ انگارے سے زیادہ تکلیف دہ ہو، جب کہ زندہ اسے ہاتھ لگائیں تو انہیں محسوس بھی نہ ہو، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک ساتھ لیٹے دو شخص ایک نار جہنم میں ہو دوسرا باغ جنت میں۔ اس کو پڑوس سے جہنم کی

آگ نہ لپیٹے، جہنم والے کو پڑوسی کی جنت سے مس نہ ہو، اللہ کی قدرت اس سے بھی بلند اور بالا ہے، لیکن مصیبت ہے کہ انسان ان چیزوں کا انکاری ہو جاتا ہے جو اس کی عقل میں سما نہ پائیں، حالانکہ اللہ نے ہمیں اس دنیا میں ہی ایسے عجائب دکھا رکھے ہیں جو عذاب قبر سے بھی زیادہ تعجب خیز ہیں، جب اللہ چاہتا ہے، اپنے بندوں پر بعض چیزیں ظاہر کر دیتا ہے، اگر اللہ ہر بندے پر یہ چیزیں ظاہر کر دے تو مکلّف بنانے اور ایمان بالغیب کی حکمت باقی نہ رہتی، لوگ مردوں کو دفنانا چھوڑ دیتے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ آپ مردوں کو دفنانا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ آپ کو قبر میں عذاب دیئے جانے والوں کی آواز سنا دیتا۔''

(شرح العقيدة الطّحاوية، ص401)